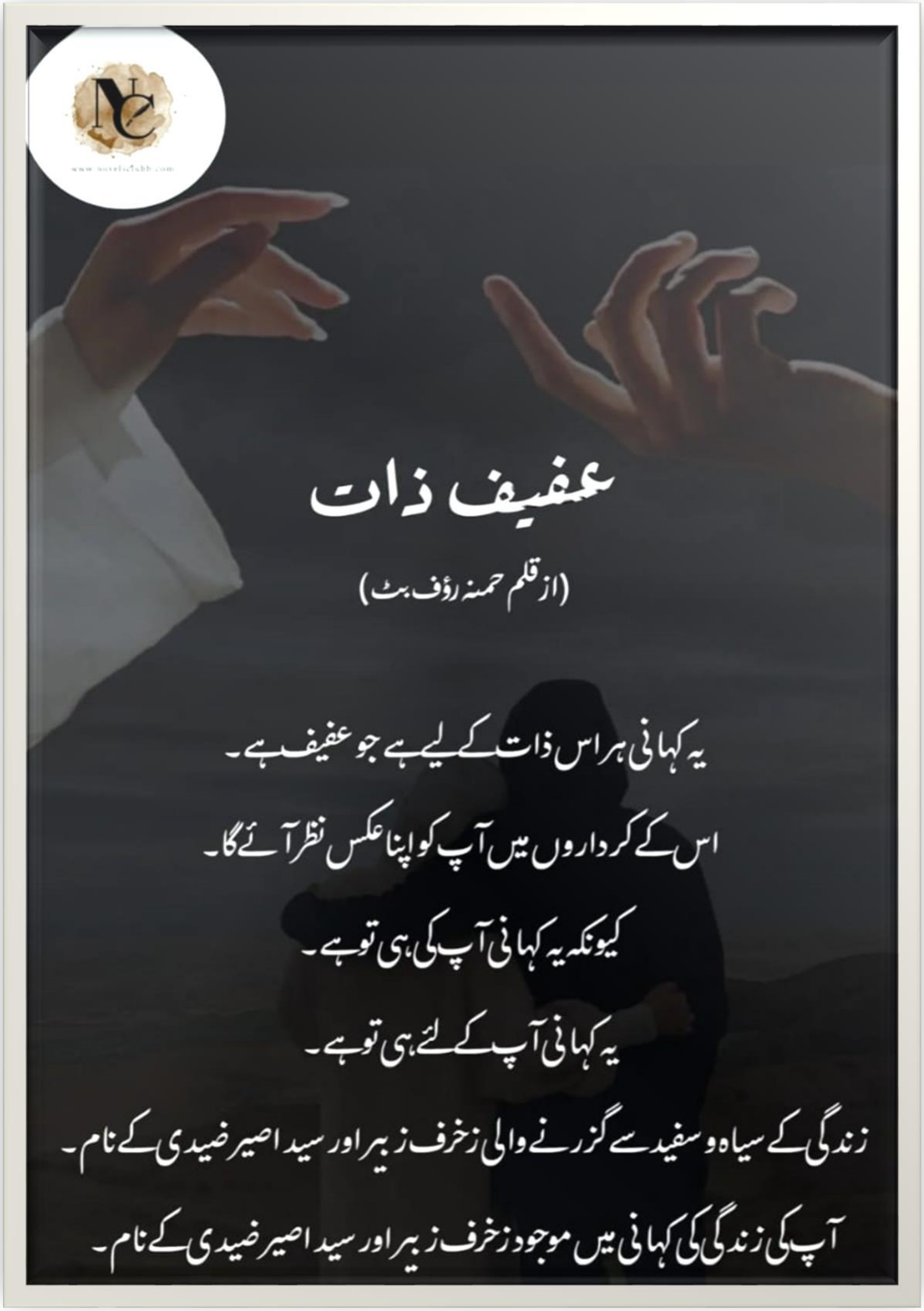
عفیف ذات
(از قلم حمنہ رؤف بٹ)
یہ کہانی ہر اس ذات کے لیے ہے جو عفیف ہے۔
اس کے کرداروں میں آپ کو اپنا عکس نظر آئے گا۔
کیونکہ یہ کہانی آپ کی ہی تو ہے۔
یہ کہانی آپ کے لئے ہی تو ہے۔
زندگی کے سیاہ و سفید سے گزرنے والی زخرف زبیر اور سید اصیر ضیدی کے نام۔
آپ کی زندگی کی کہانی میں موجود زخرف زبیر اور سید اصیر ضیدی کے نام۔

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

عفیف ذات

از

حمنه رؤف

www.novelsclubb.com

قسط نمبر: 1

سنیں !

وہ ویران سڑکوں پر دیوانوں کی طرح ایک پینتیس سے چالیس سال کی خاتون کے پیچھے "

" بھاگ رہا تھا۔

وہ خاتون سفید چادر میں لپٹی ہوئی تھی۔

" رکیں !۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ پوری قوت سے چلایا اور پھر اس کی آنکھ کھل گئی۔

سردی کی شدت کے باوجود بھی وہ پسینے سے شرابور تھا۔ایسے معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ کتنے میلوں کی مسافت طے کر کے آیا ہو۔کمرے میں تاریکی تھی۔

اس نے سائڈ ٹیبل پر پڑے لیمپ کو روشن کیا۔پیاس کی وجہ سے اسکا گلا خشک تھا۔وہ بیڈ سے نیچے اترا اور سامنے میز پر پڑے جگ سے گلاس میں پانی ڈالا اور ایک ہی سانس میں پی گیا۔

کون ہیں آپ؟ کیوں مجھے سونے نہیں دیتی ہیں؟"وہ اپنا سر ہاتھوں میں دیے خود سے" سوال کر رہا تھا،پیشانی پر لکیریں واضح تھیں۔

بیٹھے بیٹھے اس کو حی علی الفلاح کی آواز سنائی دی،وہ اپنی ساری سوچوں کو جھٹک کر بیت الخلاء میں وضو کرنے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

بے شک وہی ذات ہے جو ہر الجھن کو سلجھا دیتی ہے۔وہی ذات ہے جس کے ذکر سے" دل کو سکون ملتا ہے۔"

غمِ زندگی تجھے کیا کہوں

بس زندگی ہی تو محال ہے

جہاں موت اتنی آسان تھی

وہاں جی لیا تو کمال ہے۔

لاہور کا مطلع آج ابر آلود تھا۔ سردی کی شدت میں اضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ ٹھنڈی ہوائیں تھی۔

وہ گندمی رنگت اور بھوری بڑی بڑی اور گہری آنکھوں والی لڑکی جن میں چاندنی جیسی "چمک تھی۔"

www.novelsclubb.com

سیاہ رنگ کی لمبی قمیص، گلے میں لال رنگ کا دوپٹا پٹی کی مانند لیے اور نیچے کھلے ٹراؤزرز" اور گہرے بھورے رنگ کے لانگ کوٹ پہنے ہوئے تھی۔ بائیں ہاتھ میں سلور رنگ کی گھڑی جبکہ دائیں ہاتھ میں اس نے سرخ رنگ کی کانچ کی چوڑیاں پہنی ہوئی تھیں اور چوڑیوں سے تو اس کو ویسے ہی محبت تھی۔ لمبے ناخنوں پر مہرون رنگ کی نیل پالش اسکے

ہاتھوں کو مزید خوبصورت بنا اور چہرے پر ہلکے میک اپ سے وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔اس نے کاجل سے لبریز پلکیں اٹھائیں۔بال معمول کے مطابق کھلے ہوئے تھے۔ "

وہاں سے گزرتے لوگ اس لڑکی کو ستائش سے دیکھ رہے تھے۔

"عشر کیا آپ کو عالیہ بنتِ اسد کے ساتھ نکاح قبول ہے؟"

مولوی صاحب نے پوچھا

جی قبول ہے!" دلہے میاں نے شرما کر بولا اس کو سمجھ نہیں آرہا تھا اپنی خوشی کا اظہار" کرے۔کوئی اس سے پوچھتا تو وہ اس کو بتاتا کہ ملن کی گھڑی کتنی خوبصورت ہوتی ہے۔

زخرف زبیر اس سارے منظر کو بڑی دلچسپی سے دیکھ رہی تھی کیونکہ اس نے بادشاہی " "مسجد میں کبھی نکاح نہیں دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہوا چلنے کے باعث اس کے بھورے بالوں کی لٹیں چہرے کو چھو رہی تھیں۔

اس کو اپنے چہرے پر کسی کی نظریں محسوس ہوئیں۔

وہ اور کوئی نہیں بلکہ ذوہان اورنگزیب تھا۔اس کے تایا کا بیٹا تھا جو اس سے عمر میں پانچ سال بڑا تھا۔

دراز قد، صاف رنگ، سیاہ آنکھیں، مہرون رنگ کی پورے آستینوں والی شرٹ اور خاکی رنگ کی پینٹ میں سلیقے سے بنے ہوئے بالوں میں وہ اچھا لگ رہا تھا۔

"زخرف یہ اپنا کھلا ہوا منہ بند کرلو مکھی چلی جائے گی۔"

ذوہان کے لہجے میں واضح طنز تھا۔

"اس سے پہلے تم نے کبھی نکاح نہیں دیکھا جو ایسے دیکھ رہی ہو! دلہا اور دلہن کو نظر لگانی ہے؟"

"افف شکر ہے ذوہان بھائی آپ مل گئے۔"

www.novelsclubb.com

اس نے ذوہان کے سوال کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے بولنا شروع کیا۔

"اماں، بابا اور کیف پتہ نہیں کہاں چلے گئے ہیں۔" اس نے پریشان کن لہجے میں پوچھا۔

کیف، زخرف زبیر کا بھائی جو اس سے عمر میں ایک سال چھوٹا تھا۔

میرے فون کی بیٹری بھی ڈیڈ ہے۔میں ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ مسجد میں اعلان" کرواؤں کہ میں کھو گئی ہوں۔"اس نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہااور اپنے چہرے پر آئی لٹوں کو پیچھے کیا۔

"!واہ زخرف زبیر !کیا بات ہے آپ کی"

ذوہان نے ہوا میں تالی بجاتے ہوئے کہا۔

" یہ اوپر والا خانے میں کچھ ہے بھی یا خالی ہے ؟"

!ذوہان نے اس کے سر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

اچھا ذوہان بھائی بس بھی کر دیں۔"اس نے کچھ چڑتے ہوئے کہا۔"

بھائی ایک دن میں بھی اسی طرح جب چلی جاؤں گی نہ تو آپ لوگ مجھے یاد کر کر کے" روئیں گے لکھوالیں۔"اس نے نروٹھے پن سے ذوہان کو کہا۔

www.novelsclubb.com

تمہیں کہیں نہیں جانا زخرف زبیر بس اوپر والی منزل سے نیچے ہی تو آنا ہے۔"ذوہان نے "بس دل میں ہی سوچا۔

زبیر شاہ،اور نگزیب شاہ کے چھوٹے بھائی تھے۔زبیر شاہ کی ایک بیٹی زخرف اور ایک بیٹا کیف تھااور اور نگزیب کا ایک بیٹا ذوہان اور نگزیب تھا۔وہ دونوں بھائی ایک ہی گھر میں رہتے تھے۔اور نگزیب شاہ گراؤنڈ فلور جبکہ زبیر شاہ اوپر والی منزل پر رہتے تھے۔

"!ہاں ہاں زخرف رولیں گے ہم"

تمہارے ساتھ رونے کے لیے تو میں ساری زندگی تیار ہوں۔"اس نے ایک دفعہ پھر دل میں سوچا۔

لیکن ابھی تم ایسا کرو،وہ ہیں چچی۔"اس نے عابدہ زبیر یعنی زخرف کی والدہ کی طرف" شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔"تم ان کے ساتھ ساتھ رہو اور اب جہاں بھی جانا ہو کیف کو ساتھ لے کر جانا۔"زخرف اثبات میں سر ہلا کر وہاں سے چلی گئی۔

پتہ نہیں سب مجھے اتنا چھوٹا کیوں سمجھتے ہیں انیس سال کی ہوں بھئی بچی تھوڑی ہوں " !کوئی !"اور یہ ذوہان بھائی پتہ نہیں خود کو کیا سمجھتے ہیں۔"ہنہ

اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ساری پابندیاں گھر کی عورتوں پر شروع اور ختم ہیں ان مردوں کی،ہٹلر کہیں کے !اور بھئی ان کو کیا پتہ کہ ہم لڑکیاں تھوڑی نہ روز روز مسجد

جاتیں ہیں اور لوگوں کے نکاح دیکھتیں ہیں خود تو یہ سارا دن آوارہ گردی کرتے رہتے ہیں۔ایک دن باہر گھمانے کیا لے آئیں ان کے تو تیور ہی بدلے ہوتے ہیں۔

اف زخرف! اگراماں نے یہ سُن لیاناں تواپنی زبان کی طوالت پر تمہیں دو گھنٹے ان کی تقریر سننی پڑے گی!"اور یہ سب سوچ کر ہی اس کی حالت خراب ہو رہی تھی۔

خیر وہ کیف کے ساتھ ایک دفعہ پھر مسجد کا جائزہ لینے لگی۔وہ بادشاہی مسجد کو جتنی دفعہ بھی دیکھ لیتی

اس کادل نہیں بھرتا تھاایک الگ ہی کشش نظر آتی تھی اس کو یہاں۔

زخرف!"کیف نے اس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"

ہاں بولو!"زخرف نے جواب دیا۔"

"یار ہم چار دفعہ بادشاہی مسجد گھوم چکے ہیں اب کیا تم نے یہاں کی اینٹیں گننی ہیں؟"

افف کیف تمہیں میرے ساتھ دیکھتے ہوئے اگر موت واقع ہو رہی ہے تو تم جاؤمیں خود" ہی دیکھ لوں گی۔"اس نے جھنجھلائے ہوئے انداز میں جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

ہاں تاکہ اماں گھر جا کر تمہاری مرمت کریں ابھی جب تم نہیں مل رہی تھیں تو اماں اتنا غصہ ہو رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں کہ گھر جا کر تمہاری کلاس لیں گی وہ تو میں نے (اس نے اپنے سینے پر فخریہ انداز میں ہاتھ رکھتے ہوئے کہا) تمہیں بچایا اور کہا کہ تم ذوہان بھائی کے ساتھ ہو۔

اچھا اچھا اب زیادہ تیس مار خان بننے کی ضرورت نہیں ہے۔" یاد کرو بیٹا جب پچھلے ہفتے" تم اس نتاشہ عرف نٹس سے فون پر گپیں مار رہے تھے تو تمہاری اسی بہن نے اماں کو کہا تھا کہ وہ تمہارا کوئی دوست ہے۔" بھولو مت!" (وہ شہادت کی انگلی کو اس کے سینے پر رکھتے ہوئے بولی)۔

ہاں ہاں بہن!" چڑیل کہیں کی! اس نے دل ہی دل میں سوچا۔"

جو درد ملا اپنوں سے ملا غیروں سے شکایت کون کرے!" کیف نے گنگناتے ہوئے اور" بھرپور اوور ایکٹنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔

اچھا کیف سنو!" زخرف نے کیف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "

ہاں بولو!" چڑیل کہیں کی، اس نے دل میں سوچا۔"

میں سوچ رہی تھی کہ اگر لڑکیوں کو مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت ہوتی ناں تو میں ایک بھی نماز نہ چھوڑتی کیونکہ مسجد میں نماز پڑھنے کا چارم ہی الگ ہوتا ہے، لکھوالو مجھ سے!" اس نے جیسے اپنی ہی بات کی تائید کی۔

ہاں ہاں سب یہی کہتے ہیں اس سے پہلے کہ "ہماری"(اس نے ہماری پر زور دیتے ہوئے کہا) نمازِ جنازہ ادا ہو چلو اب اماں بلا رہی ہیں۔

اچھا چلو!"زخرف نے بیزاری سے جواب دیا۔"

گاڑی میں بیٹھتے ساتھ ہی اس نے پاور بینک سے اپنا فون چارج کیا۔آسمان پر چھائے بادل اب برسنا شروع ہو گئے تھے۔

اوہ بارش شروع ہو گئی!"اس نے پرجوش لہجے میں کہا کیونکہ اس کو بارش سے بہت" محبت تھی۔

www.novelsclubb.com

اپنے ہینڈبیگ سے ائیرپوڈز نکال کر بلیوٹوتھ کے ساتھ کنیکٹ کر کے اس نے عاطف اسلم کا گانا"ہونا تھا پیار" پلے کر دیا اور باہر کے منظر سے لطف اندوز ہونے لگی اور ساتھ ہی ساتھ دھیمی آواز میں گنگنانا بھی شروع کر دیا۔

تیرے دل کے شہر میں گھر میرا ہو گیا۔۔۔ہو گیا"۔۔۔"

سپنا دیکھا جو تم نے وہ میرا ہو گیا۔۔۔۔۔ہو گیا"۔۔۔۔"

کچھ یاد آنے پر اس نے گانے کو پاز کیا اور کیف کو مخاطب کیا۔

یار کیف!"وہ جو نٹس صاحبہ کے ساتھ چیٹنگ میں مصروف تھا اس کی جانب متوجہ " ہوا۔

یار کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ زخرف!"اس نے چڑ کر کہا۔"

میری ایک بات تو سنو"اور یہ جو تمہارے ہاتھ چل رہے ہیں ناں اس نٹس سے (اس" نے نٹس پر زور دیتے ہوئے بولا) چیٹنگ کرتے ہوئے۔گھر میں پانی کا گلاس اٹھاتے !ہوئے تو ان ہاتھوں کو موت آتی ہے

www.novelsclubb.com

یار اچھا رکو میں اس کو بائے تو کہہ دوں۔"اس نے اپنے غصے کو چھپاتے ہوئے کہا۔

جلدی کہو ورنہ ابھی میں اماں کو بتاتی ہوں تمہاری چہیتی نٹس کا۔"اس نے شرارت سے " کیف کو وارن کرتے ہوئے کہا۔

"فرمائیں محترمہ ! کیا کہنا چاہ رہی ہیں آپ ؟"

کیف !"اس نے سنجیدگی سے کیف کو کہنا شروع کیا۔"

"آج جب میں کھو گئی تھی ناں۔ تو وہاں میں نے دو لوگوں کا نکاح دیکھا۔"

ظاہر ہے چڑیل دو لوگوں کا ہی نکاح ہو گا نا! کیف نے بیزاری سے جواب دیا۔"اور پلیز "زخرف اب یہ نہ کہہ دینا کہ ان کا نکاح دیکھ کر تمہارا ابھی شادی کرنے کا دل کر رہا ہے۔

یار کیف میں سیریں ہوں !"اس خوبصورت چہرے پر سنجیدگی واضح تھی۔"

اچھا یار بولو اب !"کیف نے جواب دیا وہ واقعی کافی سنجیدہ لگ رہی تھی۔"

آج جب ان دو لوگوں کا نکاح ہو رہا تھا ناں تو میں نے ساتھ قبول ہے (قبول ہے بولتے" ہوئے اس کے چہرے پر پریشانی واضح تھی) بول دیا تھا۔ مجھے تب کی ٹینشن لگی ہوئی ہے

www.novelsclubb.com

"کہیں میرا نکاح تو نہیں ہو گیا اس دلہے کے ساتھ ؟

کیف کا دل کیا تھا اس کی اس بات پر گلا پھاڑ کے ہنسے لیکن اس نے اس کے برعکس زخرف کو مزید تنگ کرنے میں ہی ذہنی سکون جانا۔

ایسے کیسے چڑیل ! ابھی تمہاری وجہ سے میں نے نٹس کو ٹھیک سے بائے بھی نہیں کہا اتنی آسانی سے تو میں تمہیں اس سوال کا جواب ہر گز نہیں دینے والا، اس کے شاطر دماغ نے فوراً دل ہی دل میں اس چڑیل سے بدلا لینے کی منصوبہ بندی کر لی تھی۔

کیا ہوا کیف ؟" کیف نے جب کچھ دیر تک جواب نہ دیا تو زخرف نے اس کو مخاطب کیا۔"

تو بھئی کیف زبیر کی اداکاری کا وقت ہوا چاہتا ہے۔

" Are you kidding me Zukhraf?"

ک۔۔۔ ک۔۔۔ کیا مطلب ہے کیف تمہارا؟" مارے ڈر کے اس نے ہکلانا شروع کر" دیا تھا۔

زخرف زبیر کے چہرے کا ایک رنگ آرہا تھا اور ایک جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور کیف کی اداکاری پر تو بھئی داد دینی چاہیے۔ جب کیف نے زخرف کو دیکھا جو کہ بس رو دینے کو تھی اور اپنے آنسو صرف فرنٹ سیٹ پر بیٹھے اپنے والد زبیر شاہ اور والدہ عابدہ زبیر کی وجہ سے ضبط کیے بیٹھی تھی کہ کہیں ان کو معلوم نہ ہو جائے کہ ان کی بیٹی نکاح کر بیٹھی ہے۔

ہائے اللہ! آج تو بس میری آخری رسومات ادا ہونی ہیں گھر پر۔" زخرف نے دل ہی دل میں سوچا! میں ابھی اماں اور بابا کو بتاتا ہوں کہ آپ کی بیٹی نے کیا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔

پہلے تو اس نے سوچا کیف کو منع کرے لیکن یہ سوچ کر کہ ایک نہ ایک دن تو حقیقت سامنے آنی ہی ہے وہ چپ ہو کر کلمہ پڑھنے لگی اور وہ ایسی ہی تو تھی مطلب کے وقت اس کو اللہ ہی یاد آتا تھا۔

زبیر شاہ اور عابدہ شاہ یہ بات سن کر دو منٹ کے لئے چپ رہے اور دو منٹ بعد گاڑی میں قہقہوں کی آوازیں گونجنا شروع ہو گئیں اور کیف جو اتنے وقت سے اپنے دانتوں کی نمائش سے پرہیز کر رہا تھا اب ایسے منہ پھاڑ کے ہنس رہا تھا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو ہی نکلنا شروع ہو گئے تھے اور زخرف اس کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ہوا کیا ہے؟

www.novelsclubb.com

جمالِ یار کی عظمت نکھار دی ہم نے

اسے نہ جیت سکے گا غم زمانہ اب

جو کائنات ترے در پہ وار دی ہم نے

دسمبر کا مہینہ تھا۔اسلام آباد میں سردی کی شدت میں آہستہ آہستہ اضافہ ہو رہا تھا۔پورا " " آسمان سیاہ بادلوں میں چھپ گیا تھا جس نے رات کو مزید سیاہ بنا دیا تھا۔

کھڑکی کے پٹ کھلے ہونے کیوجہ سے ٹھنڈی ہوا اس کو اندر تک سکون پہنچا رہی تھی۔

دراز قد، چہرے پر ہلکی ہلکی بڑھی ہوئی شیو، سیاہ ویران آنکھیں جو دیکھنے والے کو ایک " الگ ہی داستان بیان کرتی تھیں اور نیند پوری نہ ہونے کیوجہ سے سرخ تھیں۔وہ رف سے " حلیے میں بھی کافی ہینڈسم لگ رہا تھا۔

بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں پلیٹینم کی انگوٹھی پہنے وہ کتاب کو پڑھتے ہوئے ہر پسند آنے " " والی سطر کو ہائی لائٹ کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کو شاعری اور مختلف قسم کی کتابوں کو پڑھنا پسند تھا لیکن شاعری کرنا پسند نہیں تھا وہ " ایسا ہی تھا اس کو کسی سے بات کرنے میں طول پسند نہیں تھا وہ بات بے حد مختصر کرتا اور

ادھر ادھر کی باتوں سے پرہیز کرتا تھا اور اسی لیے تو اس کو شاعری پسند تھی لمبی باتوں کو دو "مصرعوں میں مکمل کر کے اگر بات کا مطلب سمجھ آجائے تو کیا ہی بات ہے۔

کتاب کو بند کر کے وہ کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر کے رات والے خواب کے بارے میں سوچنے لگا۔ ابھی وہ اپنی سوچوں میں غرق تھا کہ دروازے پر دستک کے "بغیر کوئی داخل ہوا اور وہ ایک ہی ہو سکتا ہے اور کوئی نہیں" سید داؤد ضیدی۔

اس نے آنکھیں کھول کر اس کو دیکھا اور ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اس کی جانب متوجہ ہوا۔

سید داؤد ضیدی، سید اصیر صیدی کا سوتیلا بھائی تھا اور اس سے عمر میں تین سال چھوٹا "تھا۔"

"دراز قد اور خوش شکل ہونے کے ساتھ ساتھ وہ بہت زندہ دل تھا۔"

یار اصیر بھائی! کیا ہو گیا ہے؟ کمرے سے باہر بھی نکلا کریں۔" داؤد نے اصیر کو مخاطب " کرتے ہوئے کہا۔

باہر کا موسم دیکھا ہے آپ نے ؟"(اور اب وہ کھڑکی کے باہر کے منظر کو دیکھ کر مزید " پر جوش ہو رہا تھا) آپ ہر وقت ان کتابوں (اس نے سٹڈی ٹیبل پر رکھی کتابوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) کو پڑھتے رہتے ہیں۔

اسلام آباد کی سڑکیں سید اصیر ضیدی کی منتظر ہیں۔"داؤد نے دھیمی آواز میں اس کے " کانوں کے قریب آکر سرگوشی کی۔

ہاں بھئی اور جیسے مجھے تو پتہ نہیں ہے کہ تم کس باہر کی دنیا کی بات کر رہے ہو۔"اس نے " دونوں بازوؤں کو سینے پر پھیلاتے ہوئے چھیڑنے والے لہجے میں کہا۔

"لو بھئی اب آپ مجھے لیکچر نہ دینے لگ جایئے گا۔"

نہیں جناب !"بھلا ہم کون ہوتے ہیں سید داؤد ضیدی !کو لیکچر دینے والے ؟اس نے " داؤد ضیدی پر زور دیتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

خیر چھوڑو ان باتوں کو داؤد میں سوچ رہا تھا کہ اپنی پڑھائی کو پھر سے کنٹنیو کروں۔"" " اصیر نے کرسی کی پشت سے ذرا آگے ہوتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو باہم ملایا۔

اور یہ بات داؤد کے لیے اتنی عام تھی نہیں جتنے عام لہجے میں اصیر یہ بول گیا تھا۔داؤد کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں،لب ذرا سے کھلے۔

"ایک منٹ یہ آپ نے کون سی زبان بولی ہے؟؟ "

خود کو نارمل کرتے ہوئے اس نے اصیر سے پوچھا۔داؤد کو اب تک سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ بات اصیر ضیدی نے ہی کی ہے۔اور اگر کی ہے تو کیا اس نے ٹھیک سنا ہے؟اب تک وہ حیرانی سے

!سوچ رہا تھا۔جب اصیر کی آواز سے اس کے دماغ میں موجود سوالوں کا تسلسل ٹوٹا

ہاں داؤد میں نے اردو زبان میں ہی تم سے بات کی ہے۔"اصیر نے اس کو جواب دیا۔ "

میں سوچ رہا تھا تین سال ہو گئے ہیں مجھے پڑھائی کو چھوڑے ہوئے گھر میں بیٹھ کر میں" تنگ آگیا ہوں۔ابو مجھے اپنا بزنس سنبھالنے کا کہہ رہے ہیں جس میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں "ہے۔میں سوچ رہا ہوں اس دفعہ اپلائی کروں۔

تمہارا کیا خیال ہے اس بارے میں؟"اس نے داؤد سے اس کی رائے پوچھی۔"

www.novelsclubb.com

وہ دونوں ہر کام سے پہلے ایک دوسرے سے مشورہ ضرور لیتے تھے وہ۔ دونوں ایک دوسرے کی عادتوں اور رازوں سے بخوبی واقف تھے۔ ماں کے سوتیلا ہونے کے باوجود دونوں ایک دوسرے سے بے حد محبت کرتے تھے۔

بھائی آپ کو پتہ بھی ہے آپ نے یہ سب کہہ کر مجھے کتنی خوشی دی ہے؟ مجھ سے زیادہ" "کوئی خوش ہو سکتا ہے آج اس دنیا میں؟؟

ہاں مجھے یاد ہے داؤد لیکن اب مجھے مزید وقت ضائع نہیں کرنا۔ تم مجھے یہ بتاؤ تمہارا انٹر کا" "رزلٹ کب آرہا ہے؟

اامم۔۔۔ میرا رزلٹ نیکسٹ ویک۔" داؤد نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔"

گریٹ! چلو پھر طے ہوا میں اور تم ایک ساتھ ایڈمیشن لیں گے۔" اور یہ بات سن کر" داؤد کی خوشی میں مزید اضافہ ہو گیا۔

بھائی۔۔۔ سچ بتائیں یار!!" اس نے اصیر کے گلے لگتے ہوئے کہا۔"

اور بس داؤد صاحب کی اوور ایکٹنگ شروع ہو گئی تھی وہ ایسا ہی تھا جب بہت زیادہ خوش یا اداس ہوتا تھا تو وہ اوور ایکٹنگ شروع کر دیتا تھا۔اور اب بھی وہ یہی کر رہا تھا اور اصیر ضیدی اس کی اداکاری سے ہمیشہ کی طرح محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔

اپنی اوور ایکٹنگ سے فارغ ہو کر اس نے اصیر کو دیکھا جو اب اپنے لیپ ٹاپ پر کچھ سرچ کر رہا تھا۔

کیا کر رہے ہیں ؟" داؤد نے اصیر سے سوال کیا۔ "

میں یونیورسٹیز کو شارٹ لسٹ کر رہا ہوں کہ کس یونی میں ایڈمیشن لیا جائے ؟" اصیر " نے جواب دیا۔

اوکے ! بٹ آئی تھنک بھائی ہمیں نسٹ، قائداعظم یونیورسٹی اور اقراء یونیورسٹی میں اپلائی " کرنا

www.novelsclubb.com

"چاہیے۔آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے ؟

ہاں لیکن نسٹ کا میرٹ بہت ہائی ہے اور اقراء یونیورسٹی کی فیس۔میں قائداعظم " یونیورسٹی میں ایڈمیشن لینا چاہتا ہوں اور ویسے بھی مجھے آگے لاء پڑھنا ہے اور یہ دیکھو)

لیپ ٹاپ کی سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس نے کہا) قائداعظم یونیورسٹی پاکستان میں لاء پڑھانے پر نمبر ون پر

" رینک کر رہی ہے۔

اور یہ سن کر تو داؤد کا منہ کھلا رہ گیا۔" یار اصیر بھائی آپ کو فیس کی کیا فکر ہے ابو ہیں ناں سب دیکھ لیں گے گورنمنٹ یونیورسٹی میں پڑھنے کی کیا ضرورت ہے یار!" وہ بیزاری سے اصیر کو کہہ رہا جس کا اصیر پر کسی صورت کوئی اثر نہیں ہونا تھا۔

نہیں داؤد!" اس نے نفی میں اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "

میں نہیں چاہتا کہ میں ابو کو بالکل بھی پریشان کروں۔ میں اپنی فیس اپنی سیونگز سے ادا" کرنا چاہتا ہوں۔" اور داؤد کو پتہ تھا کہ اب مزید بحث کرنا اپنے پاؤں پر کلہاڑا مار دینے کے برابر تھا۔

www.novelsclubb.com

اور ہاں داؤد!" اصیر نے اس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔" اگر تمہیں کسی اور یونی کو"

" کنسیڈر کرنا ہے تو تم کر سکتے ہو۔

"I have no issue"

ہاں بھائی! آپ کو کیوں کوئی ایشو ہو گا آپ مجھ سے اتنی محبت جو نہیں کرتے جتنی میں " کرتا ہوں۔"اور داؤد ضیدی کی اوور ایکٹنگ کا وقت ایک بار پھر ہوا چاہتا ہے۔"لیکن میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں بھائی اور میں آپ کے ساتھ ہی ایڈمیشن لوں گا۔"

اصیر اس کی اس بات پر اس کو مسکرا کر دیکھنے لگا۔

چلیں بھائی اسی خوشی میں باہر کافی پینے چلتے ہیں۔"ایک منٹ پہلے کی ناراضگی ایک دم ہی" کہیں غائب ہو گئی تھی۔وہ دونوں ایک دوسرے سے زیادہ دیر تک ناراض ہیں رہ سکتے تھے۔

نہیں داؤد میں نہیں جا سکتا۔"اس نے تھکے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔"

تم ایسا کرو اپنے دوستوں کے ساتھ چلے جاؤ۔"اصیر نے جیسے تجویز پیش کی۔"

لیپ ٹاپ کی سکرین کو بند کر کے سٹڈی ٹیبل پر رکھ کر وہ کرسی سے کھڑا ہو کر اب بیڈ کی جانب جا رہا تھا۔

"میں آج جلدی سو جاؤنگا کچھ دنوں سے میری نیند پوری نہیں ہو رہی۔"

www.novelsclubb.com

" داؤد نے اب غور کیا تھا اس کی سرخ آنکھوں پر۔ "کیا ہوا ہے بھائی؟

اس نے پریشانی سے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا" کہیں آپ کو ٹمپریچر تو

" نہیں؟

نہیں داؤد ٹمپریچر نہیں ہے تھکاوٹ ہے شاید، ٹھیک سے نیند پوری نہ ہونے کی وجہ "

سے۔" اس نے ایک بار پھر تھکے تھکے لہجے میں کہا۔

چلیں بھائی آپ آرام کریں کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے ٹیکسٹ کر دیجیے گا۔ گڈ"

نائٹ!" اور وہ یہ کہتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

اس کے جاتے ہی اصیر نے آنکھیں بند کر کے بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا لی۔

اس کو آج بھی یاد تھا انٹر کا رزلٹ آتے ہی رخسانہ شجاع (داؤد کی والدہ یعنی اصیر کی سوتیلی

" ماں!) نے کمرے میں آ کر اصیر کو کہا تھا کہ "دیکھو اصیر

www.novelsclubb.com

تمہارے نمبر اچھے آتے یا برے مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن آگے پڑھائی کے "

بہت خرچے ہیں میں نہیں چاہتی کہ تم مزید اپنے باپ کے پیسے پر عیش کرو کوئی نوکری کرو

"یا پڑھائی چھوڑ دو لیکن اب میں مزید شجاع کے پیسوں کو ضائع ہوتے نہیں دیکھ سکتی۔

لیکن آنٹی!"اصیر نے بات میں مداخلت کرنی چاہی۔"

دیکھو اصیر! مجھے کوئی لیکن ویکن نہیں سننا"اور یہ کہہ کر وہ اپنی شاطر مسکراہٹ کے" ساتھ کمرے سے چلی گئیں ان کو یقین تھا کہ ان کا کام ہو گیا ہے۔

وہ ایسا ہی کرتی تھیں اپنا فیصلے سنا کر چلی جاتی تھیں کسی کی نہیں سنتی تھی۔اور اس دن اصیر نے فیصلہ کیا کہ وہ اب وہ کوئی سکل سیکھ کر اپنے لیے کچھ سیو نگز کر لے گا اور اسی دن اس نے فری لانسنگ کرنے کا سوچا۔اور اب تین سال بعد وہ نہ صرف ایک بہترین فری لانسر بلکہ اس کے بینک اکاؤنٹ میں اس وقت اتنی سیو نگز تھیں کہ اپنے تمام سیمسٹرز کا خرچہ وہ باآسانی اٹھا سکتا تھا۔

(لیکن سید اصیر ضیدی کو نہیں معلوم تھا کہ آنے والے وقت میں اس کو اپنا یہ فیصلہ کتنا بھاری پڑنے والا تھا)

اماں، بابا آپ ہنس کیوں رہے ہیں؟"زخرف نے عابدہ اور زبیر شاہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے محترمہ آپ کی اس کھوپڑی سے جو سوال تھوڑی دیر پہلے نمودار ہوا تھا اس پر ہمارا یہ ری ایکشن تو بنتا تھا۔"لیکن جواب انہوں نے نہیں بلکہ کیف نے دیا تھا۔اور وہ یہ کہہ کر ایک دفعہ پھر ہنسنے لگا۔

زخرف کا بس نہیں چل رہا تھا اس کیف کے بچے کو گندے نالے میں پھینک دے۔

"بابا آپ بھی میرا مزاق اڑا رہے تھے؟"اس نے کچھ ناراض ہوتے ہوئے کہا۔اس کو امید نہیں تھی کہ زبیر شاہ بھی اس کی بیو قوفی پر یوں ہنس سکتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"ن۔۔۔نہیں بیٹا! میں مذاق تو نہیں اڑا رہا تھا میں تو بس!۔۔۔"ان کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی عابدہ زبیر نے مداخلت کی۔"تو ظاہر ہے زخرف تم نے اپنا سوال دیکھا ہے؟ یہ

محترمہ لاء کیا پڑھیں گی؟ اتنا تو انہیں پتہ نہیں ہے کہ نکاح کے وقت مولوی دلہا اور دلہن کا باقاعدہ نام بھی لیتا ہے۔" عابدہ نے اس کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

اور زخرف کو یاد آیا کہ عشر اور عالیہ کا نام بھی تو کیا تھا مولوی صاحب نے پھر کیا تک بنتی تھی اس کے اس سوال کی۔ زخرف اس وقت کو کوس رہی تھی جب اس نے کیف کو یہ بتایا تھا۔

اچھا اماں بس کر دیں بھئی میں نے ایسے ہی پوچھ لیا تھا۔" وہ بس یہی چاہتی تھی کہ اب" اس کی ذہانت کے جھنڈے گھر جانے سے پہلے ہی ختم ہو جائیں لیکن وہ شاید بھول گئی تھی کہ اس کا بھائی کتنا بڑا اخبری تھا تبھی تو وہ اس کو وائی فائی کہتی تھی ایک منٹ میں پوری دنیا میں خبر شائع کر دیتا تھا اور اب بھی یہی ہونا تھا جب تک وہ سب گھر والوں کو یہ بات نہ بتاتا اس کو سکون نہیں آنا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور وہی ہوا جس کا زخرف کو ڈر تھا گھر پہنچتے ساتھ ہی اس کو لان میں کھڑا اپنا تایا زاد کزن نظر آ گیا۔

ہائے اللہ! انہوں نے بھی ابھی ہونا تھا یہاں!" اس نے دل ہی دل میں سوچا۔"

ذوہان اور نگزیب نے جب اس کو دروازے پر جمے دیکھا تو مخاطب کیا اور کہا "زخرف !

"اندر آجاؤ یا اندر آنے کے لیے بھی تمہارے لئے شاہی سواری آئے۔

زخرف بیزاری سے چلتی ہوئی اس کے پاس گئی اور اس سے پہلے وہ کچھ کہتی وائی فائی پتا نہیں کہاں سے نمودار ہو گیا تھا۔

وہ ذوہان کو مخاطب کر کے کہنے لگا ذوہان بھائی آپ کو ایک بات بتانی ہے آپ سنیں گے تو ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو جائیں گے۔ اور ذوہان اس سے پہلے کچھ کہتا زخرف نے اس کو ٹوکا اور کہا۔

ن۔۔ن۔۔۔ نہیں ذوہان بھائی یہ فضول بول رہا ہے اس وائی فائی نے کچھ نہیں کہنا۔" دیکھو کیف عزت اسی میں ہے کہ تم سیدھا اندر چلے جاؤ ورنہ تمہاری اس چھپتی نٹس کا سب کو بتا دوں گی۔" اس نے کیف کے کان کے قریب جا کر اس کو سرگوشی میں وارن کرتے ہوئے کہا۔

زخرف کی بات سن کر کیف کے چہرے کا رنگ اڑا۔ لیکن وہ اس وقت کو ہاتھ سے نہیں جانے دے سکتا تھا۔

ہاں ہاں بتادینا، چلو بھاگو یہاں سے !"کیف نے اپنے ڈر کو چھپاتے اور زخرف کو چڑاتے ہوئے کہا۔

کیا بات ہے کیف ؟"ذوہان نے ان کی اس حرکت کو دیکھتے ہوئے کیف سے سوال کیا۔"

اور کیف نے اسے زی تک پوری کہانی سنادی۔

ہائے اللہ! کیسے ایک ایک بات بتائی ہے اس جھوٹے وائی فائی نے۔"زخرف نے دل ہی" دل میں کیف کو کوستے ہوئے کہا۔

ذوہان ہنسنے کی بجائے اچھنبے سے زخرف کو دیکھنے لگا اور کیف کو اندر جانے کا کہا کیف مینا بن کر منظر سے غائب ہو گیا۔

اتنا تھکی ہوئی ہوں اوپر سے اب یہ میرے باپ بنیں گے۔اس نے دل میں سوچا کیونکہ منہ پر تو وہ کچھ کہہ نہیں سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اور دیکھو تم ترکش ڈرامے جب سے تمہاری چھٹیاں ہوئیں ہیں ہر وقت تم ڈرامے" دیکھتی رہتی ہوں یا گانے سنتی رہتی ہو۔اب سمجھ آئی ہے کہ کیسے اثرانداز ہوتے ہیں یہ ڈرامے دماغ پر۔"ذوہان نے زخرف کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

اور زخرف کو یاد آیا کچھ دنوں پہلے ہی اس نے کسی بالی ووڈ فلم میں اس سے ملتا جلتا سین دیکھا تھا اور خواہش کی تھیں کاش اس ہیر وئین کی جگہ میں ہوتی اور جب کیف اماں اور بابا کو بتا رہا تھا تب بھی تو اس نے کیف کو منع نہیں کیا تھا۔

افف زخرف! آفرین ہے تم پر۔وہ خود کو دل ہی دل میں کوس رہی تھی۔اور اگلے دس" منٹ تک تو ذوہان کا بھجن بند نہیں ہونے والا تھا اتنا تو وہ جانتی تھی۔اسی لیے خاموشی سے کھڑی رہی۔ذوہان پندرہ منٹ تک مسلسل بولنے کے بعد خاموش ہو گیا۔

"!زخرف نے شکر ادا کیا اور ذوہان کو مخاطب کیا اور کہا ذوہان بھائی"

ہاں بولو!"ذوہان نے عام سے لہجے میں کہا۔وہ خود بھی کافی تھک چکا تھا۔"

اس کو اندازہ تھا کہ اب وہ اس سے معافی مانگے گی۔لیکن وہ زخرف زبیر ہی کیا جو ذوہان اور نگزیب کی سوچوں پر پورا اترے۔

www.novelsclubb.com

ذوہان بھائی آپ لان کی گھاس دیکھ رہے ہیں ناں اف اللہ! کتنی بڑھ گئی ہے!"اس نے" اپنے پیشانی پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔"کل بخش بابا(ان کا مالی) کو کہیے گا یہاں کی اچھے سے صفائی کر دیں"۔اور یہ کہہ کر وہ اندر کی طرف بھاگ گئی۔"اور ذوہان اور نگزیب ہمیشہ کی

طرح زخرف زبیر کو دیکھتا ہی رہا وہ ہمیشہ اس سے دور بھاگتی تھی اور وہ ہمیشہ اس کے پاس رہنے کی، اس کی حفاظت کرنے کی کوشش کرتا تھا۔"

"شکر ہے اللہ جان چھوٹی!!" سکھ کا سانس لے کر جب وہ گھر کے اندر داخل ہوئی تو فوراً اپنی پھوپھو کے کمرے میں گئی۔

دروازے پر دستک دے کر وہ کمرے میں داخل ہو گئی۔

"ہائے پھوپھو!" وہ ہاتھ ہلاتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی۔ "کیسی ہیں؟ اب تک سوئی نہیں ہیں؟"

خدیجہ شاہ، عالم شاہ کی لاڈلی اور اکلوتی بیٹی تھیں۔ وہ ان سے بہت محبت کرتے تھے خدیجہ شاہ کو دیکھے بغیر عالم شاہ کا دن نہیں گزرتا تھا۔ "لیکن وقت اور قسمت کہاں لاڈلوں کے لاڈ اٹھاتا ہے؟ کہاں محبت کرنے والوں کی محبت کا پاس رکھتا ہے؟"

اور ایسا ہی کچھ خدیجہ شاہ کے ساتھ ہوا تھا۔

"باپ کی لاڈلی کے ساتھ وقت زیادتی کر گیا تھا، قسمت دھوکا دے گئی تھی۔"

زخرف اپنی پھوپھو سے بے پناہ محبت کرتی تھی اور یہی حال خدیجہ شاہ کا بھی تھا وہ دونوں ایک دوسرے کو سنتے تھے کہیں سے نہیں لگتا تھا کہ ان دونوں کا رشتہ بھانجی اور پھوپھو کا ہے۔

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ میں ٹھیک ہوں میری جان!" خدیجہ شاہ نے محبت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

اور میں بس یہ کتاب پڑھ رہی تھی اس لیے نہیں سوئی تم بتاؤ کیا گزرا آج کا دن؟" اور" ہمیشہ ایسا ہی ہوتا تھا ہائی اور ہیلو سے جب بھی بات شروع کرتی تھی تو اس کی پھوپھو اس کے جواب میں سلام کرتی تھیں اور وہ ہمیشہ شرمندہ ہو جاتی تھی۔

وعلیکم السلام پھوپھو!" اس نے کچھ شرمندہ ہوتے ہوئے جواب دیا۔"

اچھا ایک بات تو بتائیں پھوپھو!" اور کچھ لمحے پہلے شرمندہ ہونے والی شکل کہیں غائب" ہو گئی تھی۔

یہ وائی فائی نے یقیناً آپ کو بھی آج کا سانحہ سنایا ہو گا۔" اور اس بات پر اس کی پھوپھو کی" ہنسی چھوٹ گئی۔

اور "زخرف زبیر ہمیشہ کی طرح ان کی ہنسی میں کھو گئی تھی وہ عام سی شکل وصورت کی تھیں لیکن عام ہو کر بھی خاص تھیں۔ کیا خاص تھا ان میں ؟ کیوں تھیں وہ اتنی پر اسرار سی ! بند کتاب جیسی جسے کوئی نہ پڑھ پاتا۔

"عام سی شکل وصورت ہونے کے باوجود ان دونوں میں کچھ خاص تھا؟ کیا تھا وہ؟؟"

ہاں!

"خدیجہ شاہ کا لہجہ اور ان کی ہنسی یہی تو تھا جو ان کو عام ہو کر بھی خاص بناتا تھا۔"

چہرے کتنے ہی سفید کیوں نہ ہو لہجوں کی کڑواہٹ ان سفید چہروں پر کالک مل دیتی ہے۔"

خدیجہ شاہ نے زخرف کی نگاہیں خود پر جمی ہوئی دیکھیں تو انہوں نے اپنی ہنسی پر قابو کیا وہ کچھ شرمندہ سی ہو گئی تھیں کہ کہیں زخرف کو برا نہ لگ گیا ہو۔

آئی ایم سوری زخرف ! میرا مطلب تمہارا مذاق بنانا نہیں تھا۔" خدیجہ شاہ نے کچھ شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

اوہو پھوپھو! آپ مجھے سوری کیوں کر رہی ہیں؟" اس نے خدیجہ کی بات کاٹی۔"

www.novelsclubb.com

نہیں جیسے تم مجھے دیکھ رہی تھیں مجھے لگا تمہیں کہیں برانہ لگ گیا ہو۔" خدیجہ نے جواب دیا۔

پھوپھو آپ میری ایک بات یاد رکھئے گا! مجھے آپ کی کبھی کوئی بات بری نہیں لگتی اور نہ لگ سکتی ہے آپ کو صفائی پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ آپ میری بات پر نہیں ہنس رہی تھیں"۔

"! پھوپھو آپ کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا کیونکہ کوئی آپ کے جیسا ہو ہی نہیں سکتا"

میں آپ کو اس لئے نہیں دیکھ رہی تھی کہ مجھے برا لگا ہے بلکہ میں تو آپ کی مسکراہٹ کو" دیکھ رہی تھی۔اندازہ ہے آپ کو آپ کتنے عرصے بعد ہنسی ہیں؟"اس نے خدیجہ سے استفسار کیا

پھوپھو اگر ایسی حرکتیں کرنے سے خدیجہ شاہ کے لبوں پر مسکان آتی ہے تو ایسی حرکتیں" کرنے کے لئے زخرف زیشر ہر روز تیار ہے۔"اس نے نم لہجے سے کہا۔

آپ کی مسکراہٹ میں بھی درد کیوں ہے پھوپھو؟اور آپ ان لفظوں کو چیزی لائنز" مت کنسیڈر کیجیے گا۔"خدیجہ نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے لیکن خود ہی خاموش

ہو گئیں کیونکہ وہ یہ جانتی تھی کہ بات میں مداخلت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اس لیے خاموشی سے اس گہری آنکھوں والی لڑکی کی گہری باتیں سن رہی تھیں جو وہ صرف اپنی پھوپھو سے کرتی تھیں۔

اچھا چلو اب بس بھی کرو کہ سارے لیکچر آج ہی دے دینے ہیں؟" خدیجہ نے اس کی" بات کاٹی۔

پھوپھو یہ لیکچر نہیں ہے۔"اس نے جواب دیا۔"

میں آپ کو اس طرح نہیں دیکھ سکتی۔میں نہیں جانتی کہ آپ کا ماضی کتنا سیاہ اور سفید" "ہے لیکن مجھے آپ کا حال کلر فل چاہیے پھوپھو۔

اور یہ سن کر خدیجہ شاہ کے چہرے پر ایک سایہ چھا گیا تھا۔

مجھے آپ کے ماضی کی کسی کہانی کو سننے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے کیونکہ مجھے ایسی کوئی" "کہانی، جو آپ کو مجھے سنانے پر تکلیف دے نہیں سننی۔

سارا دن آپ کمرے میں پڑھ کر شاعری کی کتابیں پڑھتی رہتی ہیں یا آپ خاموش بیٹھی" رہتی ہیں۔آپ خود کو اگر ابھی تک اس فیز سے نہیں نکال پا رہیں تو آپ کسی ایکٹوویٹی میں

www.novelsclubb.com

وقت صرف کریں لیکن پلیز پھوپھو!"اب کہ وہ خدیجہ کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر نم لہجے سے التجا کرنے لگی۔

"پلیز آپ خود کو ضائع نہ کریں میں آپ کو ایسے نہیں دیکھ سکتی آج بھی جب ہم بادشاہی مسجد اور شاہی قلعہ گئے تو میرے پوچھنے پر آپ نے جانے سے انکار کر دیا تھا۔آپ نے انگلش لیٹریچر میں ایم فل کیا ہوا ہے آپ کہیں لیکچرار شپ کے لیے اپلائی کریں یا پی ایچ ڈی میں ایڈمیشن لے لیں۔ لیکن مجھے اب خدیجہ شاہ خوش چاہیے۔ڈیٹس اٹ!"

"پلیز پھوپھو!!"

اور اب جو وہ اتنے وقت سے خود پر ضبط کئے بیٹھی تھی خدیجہ شاہ کے گلے لگ کر رو دی تھی۔

"کسی کو خوش دیکھنے کے لئے بھی کیا کبھی کوئی رویا ہے؟""کیا اتنی کشش ہوتی ہے خون میں؟؟"

وہ دونوں آج تک یہ جان ہی نہیں سکیں کہ کس کو کس سے زیادہ محبت ہے کیونکہ دونوں کی محبت ہی ایک دوسرے کے لیے غیر مشروط تھی۔

ٹھیک ہے زخرف میری جان! "انہوں نے اپنے آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے "
ہوئے کہا اور

زخرف کو خود سے الگ کرتے ہوئے وہ بولیں۔

"میں اب خوش رہا کروں گی کسی کے لیے نہیں زخرف زبیر کے لیے۔"

یہ بات سن کر زخرف کو سکون آیا۔ کیونکہ خدیجہ شاہ اپنے وعدے اور زبان کی پکی تھیں۔

"اوہ گاڈ شکر ہے!" یہ وہ زخرف نہیں تھی جو ایک منٹ پہلے تو رو رہی تھی یہ تو کوئی اور ہی زخرف تھی وہ ایسی ہی تھی ایک منٹ میں ایک ایموشن سے دوسرے ایموشن میں چلی جاتی تھی وہ خوش رہتی اور کسی کو دکھ میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔

"اچھا پھوپھو میرا رزلٹ آنے والا ہے انٹر کا دعا کیجیے گا اچھا آجائے۔"

کل سے میں نے نمازیں بھی شروع کرنی ہیں، رزلٹ آنے والا ہے بھئی!! اس نے دل "
ہی دل میں سوچا۔

"ایک دفعہ پھر اپنے مطلب کیلئے اللہ کو یاد کرنا تھا۔"

ضرور میری جان تمہارے لئے نہیں کروں گی تو کس کے لیے کروں گی؟"خدیجہ شاہ" نے محبت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"یہ بھی ہے خدیجہ شاہ پر پہلا حق ہی زخرف زبیر کا ہے۔"

اور یہ جملہ خدیجہ کو پہلے بھی کوئی کہہ چکا تھا۔

شجاع"ہاں !اس نے ہی تو کہا تھا کہ "خدیجہ تم پر پہلا اور آخری حق صرف شجاع کا ہے !!"یہ جملہ خدیجہ کے چہرے پر ایک کرب کی لہر لے آیا تھا۔

لیکن اب اس کو خوش رہنے کی اداکاری کرنی ہے،زخرف زبیر کے لیے !اداکاری کا ایک "!عرصہ نبھانا پڑے گا زخرف زبیر کے لیے

چلیں پھو پھو میں سونے جا رہی ہوں اپنا خیال رکھئے گا۔"زخرف کی آواز پر وہ اس کی" جانب متوجہ ہوئیں۔

www.novelsclubb.com

ہاں ضرور میری جان !"خدیجہ نے جواب دیا۔"

" !گڈ نائٹ پھو پھو"

تصبح علی خیر "میری جان! خدیجہ نے جواب دیا۔"

اس کے دروازے کی جانب جاتے قدم رکے اس نے مڑ کر سوکیا، مطلب؟

"May you wake up with a good news!"

خدیجہ نے جواب دیا۔

اور زخرف زبیر "یوٹو" کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

جیسے ہی وہ کمرے سے باہر نکلی دروازے کے ساتھ کان لگائے اس کو رضیہ اور نگزیب (ذوہان اور نگزیب کی والدہ) نظر آ گئیں۔

توبہ ہے تائی امی آپ کی یہ کان لگا کر باتیں سننے والی عادت کب جائے گی؟" اس نے" دونوں کانوں کی لوؤں پر باقاعدہ شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کو ہاتھ لگاتے ہوئے استغفار کہا۔

www.novelsclubb.com

اور رضیہ اور نگزیب تو اس بات کو بنتے ہی تلملا گئیں تھیں۔"اے لڑکی ہوش میں تو ہو؟ میں کیوں تمہاری اور اس خدیجہ کی باتیں سنوں گی؟"انہوں نے نخوت سے کہا۔

تو پھر آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟"اس نے اپنے ابر واٹھاتے ہوئے شریر انداز میں " استفسار کیا۔

م۔۔۔م۔۔۔میں یہاں ذوہان کو دیکھنے آئی تھی۔"انہوں نے بڑی صفائی سے جھوٹ " بولتے ہوئے کہا۔

وہ بھی ہر وقت اس منحوس کے کمرے میں گھسا رہتا ہے۔"انہوں نے منحوس پر زور " دیتے ہوئے کہا۔

یہ سب کر سن کر زخرف زبیر طیش میں آگئی۔

دیکھیں تائی امی!"اس نے باقاعدہ انگلی اٹھا کر وارن کرتے ہوئے کہا۔ "

میں آپ کی عزت کرتی ہوں اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کو سب کچھ بولنے کا لائسنس مل گیا ہے۔آئندہ پھوپھو کے لیے میرے سامنے ایسا لفظ استعمال مت کیجئے گا اور یہی آپ کے لیے بہتر ہے۔"اس نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے سخت لہجے میں جواب دیا۔

ہاں تو میں نے ایسا کیا کہہ دیا جو تمہیں اتنی آگ لگ رہی ہے۔" رضیہ اورنگزیب کا دل" نہیں بھرا تھا ابھی زہر اگلنے سے۔

اور خدیجہ شاہ اپنے کمرے میں کھڑے ہو کر یہ سب آنکھیں بند کر کے کرب سے سن رہی تھیں جب ان کو لگا کہ کہیں بات بڑھ نہ جائے تو کمرے سے باہر گئیں۔

کیا ہو رہا ہے زخرف یہاں!" انہوں نے بلند آواز میں کہا۔"

"!و۔۔و۔۔۔وہ پھوپھو"

اور زخرف ان کو یوں دیکھ کر تھوڑا شرمندہ ہوئی۔

کیا پھوپھو؟" انہوں نے زخرف سے سوال کیا۔"

www.novelsclubb.com

جاؤ اپنے کمرے میں اور یہ کوئی طریقہ نہیں ہے بڑوں سے بات کرنے کا۔" انہوں نے" حکمیہ لہجے میں کہا۔

اور زخرف زبیر نم لہجے میں جی کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

دیکھیں بھابھی!"خدیجہ شاہ نے رضیہ اور نگزیب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"

آپ کو اگر کوئی مسئلہ ہے تو آپ مجھ سے کہیں یوں بچوں کے سامنے آپ ایسی باتیں مت" کیا کریں ان پر کیا اثر پڑے گا۔"خدیجہ نے مؤدب لہجے میں کہا۔

تو سچ بھی نہ بولیں اب ہم؟ تم نے جو اس گھر کے لوگوں پر جادو کیا ہوا ہے اور یہ سب تو" بیوقوف ہیں۔ لیکن رضیہ اور نگزیب ان بیوقوفوں میں شامل نہیں ہو گی جن کی آنکھوں پر تمہاری بناوٹی محبت کی پٹی بندھی ہوئی ہے۔"خدیجہ نم آنکھیں لیے ان کی باتیں خاموشی سے سن رہی تھی۔

اس کے پاس کیا کچھ نہیں تھا بولنے کو لیکن اس کے الفاظ، وہ ذہن میں ہی دم توڑ دیتے" تھے۔"

کیا کچھ نہیں تھا مقابل کھڑی عورت کے لہجے میں۔"طنز، نفرت، زہر اور پتہ نہیں کیا کچھ۔"

رضیہ بیگم ابھی اپنے منہ سے مزید زہر اگلنا چاہ رہیں تھیں جب اور نگزیب شاہ نے غصے کے عالم میں آکر ان کو کمرے میں جانے کا کہا۔

"جاؤتم یہاں سے !"اورنگزیب نے اس لہجے میں کہا کہ رضیہ نہ نہیں کہہ سکیں۔

"خدیجہ بیٹا!"ان کی آواز میں دنیا بھر کی محبت تھی۔وہ خدیجہ سے بالکل ویسی ہی محبت کرتے تھے جیسی عالم شاہ کرتے تھے۔

"ج۔۔ج۔۔جی بھائی !"وہ کچھ شرمندہ سی ہوئی۔

"مجھے معاف کردو مجھے پتہ ہے اس عورت کے منہ سے الفاظ نہیں تیر نکلتے ہیں جو سامنے والے کے دل کو زخمی کردیتے ہیں۔"میں اس کی طرف سے معافی مانگتا ہوں۔

" نہیں بھائی پلیز !آپ ایسا نہ کریں میں ان کی بہت عزت کرتی ہوں میں آپ کی بھی بہت عزت کرتی ہوں آپ مجھے شرمندہ نہ کریں۔"اس نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"پلیز بھائی !"اور یہ کہہ کر وہ ان کے گلے لگ گئی۔

"بھائی اگر وہ مجھے ناپسند کرتی ہیں تو کیا ہوا؟آپ سب تو مجھ سے محبت کرتے ہی ناں !اس نے اورنگزیب سے الگ ہوتے ہوئے کہا۔اس دنیا میں سب ایک ہی وقت میں ہر انسان سے محبت نہیں کر سکتے۔جہاں آپ کو ایک دنیا ناپسند کرتی ہے وہیں ایک دنیا آپ کی مسکراہٹ کی منتظر بھی تو ہوتی ہے۔"

جیسے اگر میں دن میں تیس لوگوں سے ملتی ہوں اور ان تیس میں سے چوبیس لوگوں کو" میں ناپسند ہوں۔ اگر میں پورا دن ان چوبیس لوگوں کے بارے میں سوچتی رہوں تو کیسے گزریں گے دن کے چوبیس گھنٹے ؟ان چھ لوگوں کا کیا جو مجھے پسند کرتے ہیں جو مجھ سے بے غرض محبت کرتے ہیں۔"اور ایک دفعہ پھر وہ اورنگزیب شاہ کو اپنے نرم لہجے، خوبصورت بات اور پراسرار مسکراہٹ سے حیران کر گئی تھی۔

"!بالکل ٹھیک کہا ہے تم نے خدیجہ بیٹا"

انہوں نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"جاؤ خدیجہ بیٹا اب سو جاؤ۔ بہت رات ہو گئی ہے۔"

جی بھائی !"وہ اثبات میں سر ہلاتی کمرے میں چلی گئی۔"

تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہے رضیہ ؟"اورنگزیب نے اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہی" غصے کے عالم میں رضیہ سے سوال کیا جو اپنے چہرے پر نائٹ کریم لگانے میں مصروف تھیں۔

آ گئے آپ ؟"رضیہ نے عام سے لہجے میں کہا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔"

ہاں آگیا ہوں! اندھی ہو گئی ہو نظر نہیں آتا؟" اورنگزیب کا غصہ تھا کہ کم ہونے پر نہیں آرہا تھا۔

اندھی میں نہیں ہوں اندھے آپ لوگ ہیں۔" ہنہ! رضیہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔"

بھر دیا ہو گا اس فتنہ عورت نے آپکے دماغ میں زہر!" انہوں نے نخوت سے کہا۔"

"دیکھو رضیہ!"

انہوں نے گرج دار آواز میں رضیہ کو وارن کرتے ہوئے کہا۔ میں پہلی اور آخری دفعہ تمہیں پیار سے کہہ رہا ہوں میری بہن کو آئندہ تم نے کچھ کہا تو تمہارے ساتھ بہت برا ہو گا۔

کس بات کی خار ہے تمہیں اس سے؟" چھوڑ دو اس سے حسد کرنا۔"

www.novelsclubb.com

اور رضیہ کے تو یہ سب سن کر تن بدن میں آگ ہی لگ گئی۔" ہاں تو میں کون سا کوئی جھوٹ بولتی ہوں؟ گھر کے ہر فرد نے اس کو سر پر چڑھا رکھا ہے اور مردوں کو تو قابو کرنا اسے بچپن سے ہی آتا ہے۔"" منحوس کہیں کی!" اس نے منحوس پر زور دیتے ہوئے کہا۔

اوراورنگزیب نے اس کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ رسید کیا! "میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا لیکن تم اس قابل نہیں ہو کہ تم سے پیار سے بات کی جائے تم ایک دن بہت پچھتاؤ گی رضیہ!"

اور یہ کہہ کر اورنگزیب کمرے سے باہر چلے گئے۔اور رضیہ اورنگزیب اپنا گال پکڑ کر رہ گئیں۔

خدیجہ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ تمہاری وجہ سے مجھے ذلیل کیا جاتا ہے۔ اگر میں نے تمہیں ذلیل نہ کیا تو میرا نام بھی رضیہ اورنگزیب نہیں!" اس نے خود سے باتیں کرتے ہوئے کہا۔

"اور حسد تو وہ کالک ہے جو ہم اپنے ہاتھوں سے اپنے دل پر ملتے ہیں۔"

اور رضیہ اورنگزیب کا دل اس کالک سے سیاہ ہو گیا تھا۔

(جاری ہے)